السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ آسٹریلیا میں رہتے ہیں اور یہ ملک سیکولر اور لادینی ہونے کا مدعی ہے۔ یہاں ہر مذہب والوں کو کسی بھی قسم کا عقیدہ رکھنے کی آزادی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کے ذرائع ابلاغ یعنی ریڈیو اور ٹی وی پر عیسائیوں اور یہودیوں کا تسلط ہے۔ کوئی بھی شخص اگر غور کرے تو یہ چیز واضح طور پر نظر آئے گی۔ یہاں مسلمانوں کی تعداد کل آبادی کا بتیسواں حصہ (۲۳ ۱) ہے۔ ہم مسلمانوں کو بسا اوقات ان کے مراکز اور عبادت گاہوں میں جانا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی کسی غیر مسلم دوست یا افسر کے جنازہ میں بھی جانا پڑتا ہے کیونکہ ڈیوٹی کے حالات اور ذمہ داریوں کا تقاضا ہوتا ہے۔ بسا اوقات کوئی غیر مسلم ہمارے گھر آتا ہے اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہوجاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو وہ یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسجد کے اندر سے گھوم پھر کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ (ظاہر ہے کہ وہ اسلامی آداب کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں آئیں گے۔ مثلاً جوتے اتار کر داخل ہوں گے اور عورتیں سر ڈھانپ کر آئیں گی) لہذا ارشاد فرمائیے کہ مندرجہ ذیل امور میں شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

(۱) ہمارا ان کے گھروں میں داخل ہونا۔

(۲) ہمارا ان کے مذہبی کاموں میں حاضر ہونا۔

(۳) تجارت وغیرہ کے معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا۔

(۴) ان کا ہمارے گھروں میں داخل ہونا۔

(۵) ان کا ہماری عبادت گاہوں میں داخل ہونا۔

(۶) کیا وہ ہماری مسجدوں میں تقریر کرسکتے ہیں؟

(۷) کیا وہ ہماری تقریبات میں مسجد سے باہر لیکچر ہال میں تقریر کرسکتے ہیں؟

(۸) کیا یہ جائز ہے کہ ہم یہود و نصاریٰ کے ساتھ ایک عام اجتماع میں شریک ہوں جسے حکومت آسٹریلیا یا حکومت کا کوئی ادارہ منعقد کرتا ہے اور کوئی ایک خاص موضوع متعین کیا جاتا ہے جس پر ہر مقرر اپنے مذہب کی روشنی میں تقریر کرتا ہے۔ مثلاً ''مذاہب میں امن و سلامتی'' ''مذاہب میں رحمت کا تصور'' اور م ''مذاہب میں عبادت کا مطلب'' وغیرہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱) آپ تالیف قلب کیلئے' وعظ نصیحت کے لئے اور دوسرے دینی مصالح کے پیش نظر ان کے گھروں میں جاسکتے ہیں۔ محبت اور ولاء کے جذبات کے تحت نہیں جاسکتے۔

(۲) ان کے مذہبی رسم و رواج میں شریک ہونا جائز نہیں' کیونکہ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم انہیں صحیح سمجھتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہی' اس کے علاوہ اس سے ان کی مذہبی تقریبات کی رونق بڑھتی ہے' جو درست نہیں۔

(۳) جائز تجارتی معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا جائز ہے جب کہ مسلمان کو خطرہ نہ ہو کہ وہ ان کے ناجائز تجارتی معاملات میں شریک ہوجائے گا' مثلاً سود' جوا اور بیع غرر اور دھوکا فریب وغیرہ۔ لیکن تجارت میں ان کے ساتھ شریک ہونے سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم شکوک وشبہات اور حرام کے ارتکاب کے خطرہ سے محفوظ رہیں گے۔

(۴) ہم انہیں اپنے گھروں میں آنے کی اجازت دے سکتے ہیں' بشرطیکہ فتنہ کا احتمال نہ اور اہل خانہ کی عزت و آبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو اور یہ اس وقت جائز ہے جب انہیں وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو۔ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حسن سلوک اور ملاقات کے آداب کی پابندی کے مظاہر کو دیکھ کر اسلام کی وسعت ظرفی سے متاثر ہوں اور اسلام قبول کرلیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ٨ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٩ ...الممتحنة

''جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا' اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے پر (نکالنے والوں سے) تعاون کیا۔ جو ان سے دوستی کریں گے وہی

‘‘(لوگ) ظالم ہیں۔

وہ مسجد حرام میں داخل ہوسکتے ہیں نہ حرم مکہ کی حدود میں داخل ہوسکتے ہیں‘ مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ انہیں وہاں آنے دیں۔ اس کے علاوہ جو مقامات عبادت کیلئے بنائے گئے ہیں‘ وہاں وہ وعظ اور اسلامی لیکچر سننے کے (۵) لے آسکتے ہیں‘ شائد اللہ تعالیٰ ان کے دل میں ہماری محبت پید فرمادے اور ان کے دل نرم ہوجائیں (اور انہیں توبہ کی توفق مل جائے) اور اللہ ان کی توبہ قبول فرمالے۔ اللہ تعالیٰ یقینا مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

انہیں مسلمانوں کی مسجدوں میں تقریر کرنے یا لیکچر دینے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے‘ کیونکہ اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ وہ (عوام کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق) شکوک وشبہات پیدا کریں گے اور اللہ کے دین کو غلط رنگ (٦) میں پیش کریں گے یا حاضری کی نظر میں ان کا مقام بن جائے گا جس کی وجہ سے بہت سے فتنے پیش آسکتے ہیں اور بڑی خرابی پیدا ہوسکتی ہے۔ انہی اسباب کی بنا پر خاص مسلمانوںکے جلسوں اور اجتماعات میں ان کی تقریر یا لیکچر کا بھی یہی حکم ہے۔

۔۸) حکومت نے عوام کے جو اجتماع کے جو مقامات بنائے ہیں اور وہ مناظرات یا علمی مجالس اور مذہبی معاملات پر تقریر کرنے کے لئے ان کا انتظام کرتی ہے‘ ان مقامات میں ہم غیر مسلموں کے ساتھ جمع ہوسکتے ہیں‘ ۷) بشر طیکہ جو مسلمان عالم ان اجتماعات میں شریک ہو وہ اسلام کے عقائد‘ ارکان اور آداب بیان کرے اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد اسلام کے متعلق جو شبہات پیش کریں وہ (عالم) ان کا جواب دے اور وہ (لوگ) جن تقریروں میں اسلام کو غلط رنگ میں پیش کریں‘ ان کی تردید کرے اور اس کے علاوہ حق کی تائید اور دفاع کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ لیکن جو مسلمان دین سے ناواقف ہے یا ان نے مناسب تیاری نہیں کی یا سکی فکری سطح اتنی بلند نہیں یا دین کے متعلق ناکافی معلومات رکھتا ہے‘ اسے اس قسم کے اجتماعات میں شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ فتنوں سے محفوظ رہے اور دین کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار نہ ہوجائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ